جیل اصلاحات، قومی لائحہ عمل کی جانب پیش قدمی

انصاف، وقار اور اصلاحات

قومی کانفرنس برائے جیل اصلاحات کے موقع پر

عزت مآب چیف جسٹس پاکستان صاحب کے افتتاحی کلمات

2 جولائی 2026

اسلام آباد

بسم اللہ الرحمٰنِ الرحیم

معزز وفاقی وزیر برائے قانون وانصاف،

محترم چیف منسٹرز،

عزت مآب جج صاحبان،

سفارت کار برادری کے معزز اراکین اور دیگر بین الاقوامی ڈویلپمنٹ پارٹنرز،

صوبائی حکومتوں کے محترم نمائندگان،

اراکینِ باراور فلاحی تنظیموں (سول سوسائٹی) کے نمائندگان،

دیگر محترم مہمانانِ گرامی۔

خواتین وحضرات!

اسلام وعلیکُم!

سب سے پہلے میں آپ سے دو ایسے واقعات کا ذکر کرنا چاہوں گا جنھوں نے فوجداری نظامِ عدل اور بالخصوص قیدیوں کے حقوق کے حوالے سے میری سوچ پر گہرا اثر ڈالا ہے۔

1۔ پہلا واقعہ برسوں قبل کا ہے جب یونیورسٹی میں قیدیوں کے حقوق سے متعلق ایک کورس کے دوران پروفیسر صاحب یورپ کے کچھ ترقی یافتہ ممالک کی جیلوں میں قیدیوں کو مہیا کردہ سہولیات کا تذکرہ کررہے تھے۔ اِسی دوران ازراہِ مذاق میں نے کہا کہ اگر ایسی سہولتیں پاکستان میں مہیا کی جائیں تو شاید بہت سے لوگ جیل میں رہنے کو ترجیح دیں گے۔ پروفیسر صاحب نے گہری سانس لی اور جو جواب دیا وہ میں آج تک بھول نہیں سکا۔ اُنھوں نے کہا "<u>قید آزادی سلب کرلیتی ہے اور</u>

اس سے بڑھ کر کوئی سزا نہیں جو قیدی سہتا ہے"

خواتین وحضرات! اُن کا یہ جواب اُس سوال کے متعلق ہے جس پر آج ہم نے غور وفکر کرنا ہے۔

2۔ دوسرا اہم واقعہ جس نے میری سوچ پر گہرا اثر ڈالا وہ زیادہ عرصہ پہلے کا نہیں بلکہ **فروری 2025 میں پیش آیا**۔ سینٹر جیل ڈیرہ اسماعیل خان کے دورہ کے دوران میں بیرکوں کے درمیان سے گزرتے ہوئے میں نے ایک کوٹھری میں سزائے موت کے قیدی سے بات کی۔ میں نے اُس سے وہ تمام سوال پوچھے جو معائنے پر آنے والے جج صاحبان عمومی طور پر پوچھتے ہیں مثلاً:۔

- کیا آپ کو پینے کے صاف پانی کی سہولت میسر ہے؟
- کھانے کا معیار کیسا ہے؟
- کیا آپ کو صحت کی سہولیات میسر ہیں؟

ان سوالوں کے جواب میں اُس قیدی نے مجھ پر نظر ڈالی اور بلا تردّد کہا "**جناب مجھے کھانا، پانی اور دوائی نہیں چاہیئے اگر ہو سکے تو یہ یقینی بنائیں کہ میری سزائے موت کی اپیل جو 2017 سے زیرِ التواء ہے کا فیصلہ ہو جائے۔"**

خواتین وحضرات؛ وہ صرف ایک قیدی نہیں تھا جو اپنے منصف اعلیٰ سے مخاطب تھا بلکہ ایک جیتا جاگتا انسان دوسرے انسان سے پوچھ رہا تھا کہ آیا اس نظام کو جو اُس کی زندگی کا ذمہ دار ہے، اِسے وہ یاد بھی ہے کہ نہیں؟۔

3۔ "جیل خانہ جات"، جیسا کہ ہم جانتے ہیں آئینی لحاظ سے صوبائی موضوع ہے اور اِس نظام کی انتظامی ذمہ داری صوبائی حکومتوں کے ذمہ ہے۔

4۔ لہٰذا آج کی کانفرنس صرف عدلیہ سے یہ تقاضہ نہیں کرتی کہ وہ قیدیوں کو جیل میں سہولیات کی فراہمی سے متعلق اہداف کی تشکیل نو کرے بلکہ آج کا اجتماع درحقیقت صوبائی حکومتوں کو موقع فراہم کرنا ہے کہ وہ ایک چھت تلے جمع ہو کر

مشترکہ ذمہ داری کا ادراک کرتے ہوئے اس اہم چیلنج سے نبرآزماہوں جو نہ صرف جیل کے انتظامی معاملات کو متاثر کررہا ہے بلکہ اس سے پورے فوجداری نظامِ انصاف کی فعالیت اور ساکھ متاثر ہورہی ہے۔اصلاحات کی یہ کوشش جو سیاسی مفادات سے بالاتر ہوکر کی جارہی ہے لائقِ توصیف ہے جس کے لیئے میں آپ سب کا شکرگزار ہوں۔

خواتین وحضرات!

5۔ میں اپنے عدالتی کیریئر کے دوران اِس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ فوجداری نظامِ انصاف کی حقیقی افادیت کا معیار صرف کمرہ عدالت یا فیصلوں کے ذریعے جانچا نہیں جاسکتا۔ بلکہ اگر کوئی اس نظام کی افادیت، خوبیوں اور خامیوں کو جانچنا چاہتا ہے تو اسے اعداد وشمار پر انحصار کے بجائے جیل کا معائنہ کرنا چاہیے۔

6۔ جیل- فوجداری نظام عدل کے سلسلے کی آخری کڑی ہیں جو تفتیشِ، استغاثہ اور عدالتی کارروائی کا منطقی اختتام ہے۔ جیلوں کا معیار نظامِ عدل کے بنیادی مقاصد، فلسفہ، نقائص اور عوامی تحفظ وانسانی وقار کے درمیان توازن کی استعداد یا ناکامی کو آشکارا کرتا ہے۔

7۔ جہاں تک عدالتی احتساب کا تعلق ہے، میں یہاں یہ دعویٰ نہیں کروں گا کہ فوجداری نظامِ عدل موثر انداز میں کام کر رہا ہے۔

8۔ ہمارے جج صاحبان تسلسل کے ساتھ جیلوں کا معائنہ اور کریمنل جسٹس کوآرڈینیشن کمیٹیز کی میٹنگز کر رہے ہیں ان تمام اقدامات کے نتائج مسائل کی حساسیت اور اہمیت کے حوالے سے موثر نہیں ہیں ہمیں کھلے دل سے اس کا اقرار کرنا پڑے گا کیونکہ اصلاحات کی شرعات کے لیے ایمانداری شرط ہے۔

9۔ لیکن احتساب اور جواب دہی صرف ایک ادارے تک محدود نہیں ہونی چاہیے کیونکہ فوجداری نظامِ عدل ایک زنجیر کی طرح ہے۔اگر اس کی ایک کڑی ٹُوٹ جائے تو اس کا اثر دوسری پر پڑتا ہے اور بالآخر گہرے اور دیرپا دھبوں کی صورت میں نشانات ہمارے نظامِ جیل خانہ جات پر چھوڑ جاتا ہے۔نظامِ عدل سے منسلک اداروں کے سربراہان کی حیثیت سے ہمیں یہ ماننا پڑے گا کہ ہم انسانی جانوں کے ذمہ دار ہیں، ایسی جانیں جو بے حد قیمتی ہیں اور جن کے بارے میں ہمیں جواب

دہ ہوتا ہے۔

10۔ بحیثیت چیف جسٹس پاکستان اور سربراہ اعلیٰ ترین قومی عدالتی پالیسی ساز کمیٹی(NJPMC) میرے نزدیک دو بنیادی مسائل ہیں جن کو حل کیا جانا ضروری ہے:

اول:۔ باقاعدہ عدالتی معائنوں اور ایک قانونی رپورٹنگ کے نظام کی موجودگی کے باوجود مقدمات معقول عرصے سے زیادہ دیر تک زیرِ التواء کیوں ہیں؟ اور

دوئم:۔ جیل خانہ جات میں قانون کے تحت قائم شکایات کی دادرسی کے طریقہ کار موثر طور پر فعال کیوں نہیں؟ جس کی وجہ سے اسیران اپنی شکایات کے حل کے لیئے عدالتوں سے رجوع کرنے پر مجبور ہیں۔

خواتین وحضرات!

11۔ اس تناظر میں ہر صوبے میں تین اراکین پر مشتمل کمیٹیاں تشکیل دی گئی تھی جن میں دو اراکینِ پارلیمان جن میں سے ایک کا تعلق حزب اقتدار سے اور دوسرے کا حزبِ اختلاف سے تھا جنہیں جیل میں وقت گزارنے کا ذاتی تجربہ بھی تھا اور ایک رُکن بطور منتظم/ رابطہ کار (Coordinator) مقرر کیا گیا تھا جس نے اراکین پارلیمان کو جیلوں کے دوروں پر جانے اور اپنی سفارشات مرتب کرنے میں معاونت فراہم کی۔

12۔ ان کمیٹیوں کی جانب سے مرتب کردہ سفارشات قومی (عدالتی پالیسی ساز) کمیٹی کے سامنے رکھی گیئں اور بعدازاں متعلقہ صوبائی حکومتوں کو بھیجی گیئں تاکہ نشاندھی کردہ مسائل کا تدارک کیا جاسکے۔

میں ہر صوبے میں قائم کردہ کمیٹیوں کے منتظمین/ رابطہ کاروں (Coordinators) کے قیمتی وقت، بصیرت اور مقصد کے ساتھ بے لوث وابستگی کو سراہتے ہوئے اُن کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

- صوبہ بلوچستان سے محترمہ شاکر بی بی ایڈووکیٹ اور جناب ہارون بلال شریف ایڈووکیٹ۔

- صوبہ خیبر پختونخواہ سے محترمہ عائشہ بانو۔

- صوبہ پنجاب سے محترمہ آمینہ قادر ایڈووکیٹ اور۔

- صوبہ سندھ سے ہمیں بیرسٹر حیاء ایمان زاہد کی معاونت حاصل رہی۔

خواتین وحضرات:۔

13۔ آج کی کانفرنس میں پہلی مرتبہ تمام صوبے ایک چھت تلے جمع ہوئے ہیں، ایک دوسرے پر الزام دھرنے کے لئے نہیں بلکہ اپنی مشترکہ ذمہ داری کو قبول کرنے کے لئے **"جیل اصلاحات کا قومی لائحہ عمل (National Prison Reform Action Plan)"** ایک باہمی اعتراف کا اظہار کرتا ہے کہ جزوی وغیر مربوط کوششیں کافی نہیں بلکہ اس کے لئے موثر باہمی ہم آہنگی، تعاون اور پختہ مشترکہ عزم ناگزیر ہے۔

14۔ میں ان تمام اداروں جو آج یہاں موجود ہیں پر زور دونگا کہ وہ فوجداری نظامِ عدل کی روح یعنی نبض پر سنجیدگی سے دھیان دیں۔ یہ نبض، خواتین وحضرات; ہمارے جیلوں میں پائی جاتی ہے۔ جیلوں میں اصلاحات لائیں، فوجداری نظامِ عدل کی اصلاح خود ہی ہوجائے گی۔

خواتین وحضرات:۔

15۔ میں ایک دفعہ پھر آپ سب کا شکر گزار ہوں کہ آج آپ یہاں جمع ہوئے۔ آئیں ہم سب مل کر عہد کریں کہ ہمارے فوجداری نظامِ عدل کی بنیاد انسانی وقار پر قائم ہو اور ہم ایسا نظام تعمیر کریں جس پر ہماری آنے والی نسلیں فخر کریں۔

انشاءاللہ

پاکستان پائندہ باد

شکریہ۔